ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ء: مغربی اور اسلامی نظریات کے تناظر میں: ایک تنقیدی جائزہ

Transgender Act 2018: In the Context of Western and Islamic Ideologies: A Critical Review

Hafiz Muhammad Sohaib Ashraf
Independent Researcher, RYK Pakistan
Muhammad Dawood Jamal
Independent Researcher, RYK Pakistan
Email: dawoodjamal1173@gmail.com
Naseer Ahmad
Independent Researcher

Abstract
Gender theories got a great acceptance in modern world. Gender differences and proportions are very important for societies. But like all the theories, gender theories faced criticism as well as acceptance. In these days, some laws have been made in support of gender freedom. These laws are supposed to affect people in either ways: positive or negative.
This article critically examines Pakistan's Transgender Persons (Protection of Rights) Act of 2018 from both Islamic and modern Western perspectives. The analysis highlights the act's underlying Western liberal influences, arguing that it misrepresents the local "khawaja sara" community by conflating them with the Western concept of "transgender." It explains key terms like Gender Identity, Gender Expression, Sex, and Sexual Orientation and contrasts the Western multi-gender theory with the Islamic and biological two-gender binary.
The article argues that the act's provisions, particularly those allowing individuals to change their gender based on personal "feeling" rather than biological reality, are in direct conflict with Islamic law concerning inheritance, modesty (Purdah), and the sanctity of the family unit. It posits that the law could lead to widespread moral and social decay, promoting homosexuality and undermining the Islamic concept of family based on the union of a man and a woman. The text concludes with a call for intellectual and scholarly discourse, stressing the need to educate the youth on Islamic principles to counter the ideological and moral confusion stemming from Western liberal ideologies.
Keywords: Gender theories, Transgender Persons Act 2018 Pakistan, Islamic perspective, Western liberal ideology, gender identity and expression, family and social values

اپنے اس مضمون میں ہم پاکستان کے ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ء کو دو رخوں سے دیکھیں گے۔ ایک اسلامی نظریہ اور دوسرا جدید مغربی نظریات۔ اسلامی نظریات کے حوالے سے ہم یہ دیکھیں گے کہ اسلامی معاشرے میں اس طرح کے ایکٹ کے کیا ممکنہ اثرات مرتب ہوں گے۔ اور جدید مغربی افکار و نظریات (جدیدیت) کے تناظر میں ہم اس ایکٹ کا پس منظر ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ کا لب ولہجہ اور انداز بہتر طور پر سمجھنے کے لیے بہت سے جدید اصطلاحات کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ نیز اس ایکٹ کی بعض اغلاط "ناقص نقالی" کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لیے بھی ان اصطلاحات کا جاننا ضروری ہے۔

1۔ صنف و جنس سے متعلق بنیادی مباحث

1.1 جنس سے متعلق جدید مغربی ادب میں چار اصطلاحات کو سوجیسک (SOGIESC) کے مخفف سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ بہت اساسی اصطلاحات ہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

صنفی شناخت (Gender Identity): اسے صرف "صنف" Gender سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ عالمی صحت کے ادارہ (WHO) کے مطابق صنف سے مراد وہ خاص معاشرتی کردار، افعال، برتاو اور صفات ہیں جنہیں ایک معاشرہ مرد یا عورت کے لیے مناسب سمجھتا ہے۔ صنفی شناخت ایک انسان کے شخصی اور اندرونی احساس کا نام ہے جو اسے کسی صنف سے جوڑتا ہے، یہ صنف اس کی پیدائشی جنس کے مطابق یا غیر مطابق ہو سکتی ہے۔ صنف ایک سپیکٹرم ہے۔[1]۔

صنفی اظہار (Gender Expression): صنفی اظہار سے مراد وہ طریقہ ہے جس سے انسان اپنی صنفی شناخت کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ یہ عموماً نام اور ضمائر کے ذریعے سے ہوتا ہے، جیسے: کرتا ہوں، کرتی ہوں، کرتے ہیں (صنفی طور پر غیر بائنری لوگوں کے لیے)۔ یہ صنفی اظہار لباس، انداز گفتگو اور معاشرتی تعلقات کے ذریعے بھی ہوتا ہے۔ کسی انسان کا صنفی اظہار ایک مستقل چیز ہے، جس کا صنفی شناخت، جنس، یا جنسی رجحان کے مطابق ہونا ضروری نہیں[2]۔

جنس (Sex): اسے حیاتیاتی جنس (Biological Sex)، پیدائشی طور پر منسوب کی گئی جنس (Sex assigned at birth)، اور جنسی صفات (Sex Characteristics) سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ جنس سے مراد حیاتیاتی اور ظاہری صفات ہیں جن سے مرد اور عورت میں تفریق کی جاتی ہے۔ جنسی صفات دو طرح کی ہوتی ہیں۔ بنیادی جنسی صفات اور ذیلی جنسی صفات[3]۔

جنسی رجحان (Sexual Orientation): جنسی رجحان سے مراد کسی شخص کا دوسروں کی طرف جسمانی، رومانوی، اور / یا جنسی کشش و میلان کا پایا جانا ہے۔ اس میں کل تین عناصر ہوتے ہیں: جنسی کشش، جنسی برتاو، اور جنسی شناخت۔ بعض لوگوں کے نزدیک جنسی رجحان بھی مائع حیثیت رکھتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ جبکہ بعض دیگر ماہرین کا خیال ہے کہ جنسی رجحان ایک گہرا فطری احساس ہے جو وقت کے ساتھ نہیں بدلتا۔ جنسی رجحان اور صنفی شناخت بالکل مستقل ہیں اور یہ ایک دوسرے کے تابع نہیں [4]۔

1.2 اصطلاحات کی دوسری قسم وہ ہے جسے سوجیسک میں اختلاف و تنوع کو بیان کرنے کے لیے بیان کی جاتی ہیں۔ انہیں ایل جی بی ٹی کیو پلس (LGBTQ+) کہتے ہیں۔

سس جینڈر (Cisgender): سس جینڈر سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی صنفی شناخت ان کی حیاتیاتی جنس کے مطابق ہو۔ دنیا کی ننانوے فیصد سے زیادہ آبادی اسی طرح رہتی ہے کہ ان کی صنفی شناخت ان کی جنس کے مطابق ہوتی ہے۔ سس جینڈر کے مقابلے میں ٹرانس جینڈر آتا ہے۔ اس کا ذکر کچھ تعریفات کے بعد آئے گا۔

ہیٹروسیکشول / سٹریٹ (Heterosexual / straight): اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو جسمانی، رومانوی ، یا / اور جنسی طور پر اپنی مخالف جنس کے لوگوں کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ یہ بھی انسان کی حقیقی فطرت ہے کہ وہ جنس مخالف کی طرف ہی راغب ہوتا ہے۔ آج بھی دنیا میں انسانوں کی بھاری اکثریت اسی پر قائم ہے۔

ہم جنس (Homosexual): ہم جنس وہ لوگ ہیں جو جسمانی، رومانوی، اور / یا جنسی طور اپنی ہی جنس کے لوگوں کی طرف راغب ہوں۔

لیسبیئن (Lesbian): لیسبین وہ عورتیں ہیں جو جسمانی، رومانوی، اور / یا جنسی طور اپنی ہی جنس یا صنفی شناخت کے لوگوں کی طرف، یا ایسے لوگوں کی طرف جو خود کو لیسبین کہتے ہوں؛ راغب ہوں [5]۔

گے (Gay): گے وہ مرد ہیں جو جسمانی، رومانوی، اور / یا جنسی طور اپنی ہی جنس یا صنفی شناخت کے لوگوں کی طرف، یا ایسے لوگوں کی طرف جو خود کو گے کہتے ہوں؛ راغب ہوں [6]۔

بائی سیکشول (Bisexual): بائی سیکشول وہ لوگ ہیں جو جسمانی، رومانوی، اور / یا جنسی طور اپنی جنس و صنف کے لوگوں کی طرف بھی راغب ہوں، اور اپنی مخالف جنس و صنف کے لوگوں کی طرف بھی۔

ٹرانس جینڈر (Transgender): ٹرانس جینڈر وہ لوگ ہیں جن کی صنفی شناخت، صنفی اظہار، یا صنفی کردار ان توقعات و رسوم کے مطابق نہ ہو جو ان کی حیاتیاتی جنس سے متعلق ہوں۔ ٹرانس جینڈر لوگ خود کو ٹرانس جینڈر، مرد، عورت، ٹرانس مرد، ٹرانس عورت، ٹرانس سیکشول، صنف مائع، اور نان بائنری وغیرہ عنوانات سے تعبیر کر

سکتے ہیں۔ ٹرانس جینڈر ان سب لوگوں کو شامل ہے جو اپنی جنس کو ہارمون کی سطح پر، یا/ اور جراحتی سطح پر تبدیل کریں اور جو اپنی جنس میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔

انٹر سیکس(Intersex): انٹر سیکس وہ لوگ ہیں جو ایسے ظاہری اور جنسی صفات کے ساتھ پیدا ہوئے ہوں جو مرد و عورت میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی کلی طور پر موافقت نہ رکھتے ہوں۔ یہ صفات پیدائشی طور پر واضح ہو سکتی ہیں، یا بعد میں ظاہر ہو سکتی ہیں، یا بیرونی طور پر بالکل مخفی ہو سکتی ہیں[7]۔

1.3 ضمیمہ بابت صنفی شناخت کے نظریات

اس وقت دنیا میں بنیادی طور پر صنفی شناخت کے دو نظریے موجود ہیں۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ صنف جنس کے مطابق ہی ہو گی۔ اسے ہم دو صنفی نظریہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اسلام کا بھی یہی نظریہ ہے۔ دوسرا نظریہ یہ ہے کہ صنف جنس سے آزاد، الگ اور مستقل ہے۔ اسے ہم کثیر الصنفی نظریہ کہہ سکتے ہیں۔

دو صنفی نظریہ: اس نظریے میں صنفی شناخت حیاتیاتی بنیادوں پر ہوتی ہے۔ اسے صنف کا حیاتیاتی نظریہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس میں انسانی صنف صرف دو میں منحصر ہوتی ہے۔ دو صنفی نظریے کی ایک تشریح نفسیاتی طور پر اور معاشرتی طور پر کی گئی ہے۔

کثیر الصنفی نظریہ: اس نظریہ میں انسانی صنفوں کی تعداد دو سے زیادہ ہے۔ اس کی بنیاد صنف کے معاشرتی نظریے میں ڈھونڈی جا سکتی ہے۔ کویر نظریہ Queer Theory متعدد اصناف کو بیان کرنے کے لیے عالمی طور پر مسلم ہے۔ اس میں صنف کوئی ٹھوس متعین دوئی binary نہیں جس سے تجاوز نہ کیا جا سکتا ہو۔ یہ نظریہ صنف کو موروثی بھی نہیں مانتا۔ اس نظریے والوں کا کہنا ہے کہ صنف کو مرد اور عورت میں منحصر ماننا ایک معاشرتی فیصلہ ہے جس سے لوگوں کو دبایا جاتا ہے۔ اس میں صنف کو قوس قزح spectrum کی طرح قرار دیا جاتا ہے۔

صنف کا اسلامی نظریہ: صنف کا اسلامی نظریہ در اصل دو صنفی نظریہ ہی ہے۔ البتہ اپنے مقاصد، خصوصیات اور طریقہ کار میں یہ نظریہ مستقل پہچان رکھتا ہے۔ اس لیے اسے مستقل عنوان کے تحت ذکر کیا جانا چاہیے۔ اسلام میں صنف کی تعیین حیاتیاتی بنیادوں پر کی جاتی ہے۔ اسلام میں صنفیں دو ہی میں منحصر ہیں۔ اصناف کا مقصد اسلام میں ایک دوسرے کی تکمیل ہے۔ مرد اور عورت دونوں ایک دوسری کی تکمیل کرتے ہیں۔ نسائی تحریک سے وابستہ افراد نے اسلام پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ عورت کو مرد کا محتاج بناتا ہے، مگر یہ لفظوں کا کھیل ہے۔ اسلامی

نظریے کے حساب سے مرد بھی عورت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالی نے انسان کی پر سکون زندگی کے لیے مرد و عورت کی اصناف بنائیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَجَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِيَسۡكُنَ إِلَيۡهَاۖ [الأعراف: 189]

اسلام نے مرد و عورت کو مستقل پہچان دی اور الگ الگ ذمہ داریاں سونپی ہیں۔ وہ تمام ذمہ داریاں اپنی اپنی جگہ اہم ہیں۔ مرد اور عورت دونوں کا اللہ تعالی کے ہاں ایک مقام ہے جو دوسرا نہیں پا سکتا۔ مثلاً ماں کے برابر حقوق باپ کبھی نہیں پا سکتا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَا تَتَمَنَّوۡاْ مَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بِهِۦ بَعۡضَكُمۡ عَلَىٰ بَعۡضٖۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٞ مِّمَّا ٱكۡتَسَبُواْۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٞ مِّمَّا ٱكۡتَسَبۡنَۚ وَسۡـَٔلُواْ ٱللَّهَ مِن فَضۡلِهِۦٓۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٗا [النساء: 32]

2۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ کے محرکات اور پس منظر

ٹرانس جینڈر ایکٹ کا بعید پس منظر تو یہ ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست کے طور پر بنا تھا اور ابتداء سے ہی لبرل اور لادین طبقہ اس کی اسلامی حیثیت سے نالاں و پریشان رہا ہے۔ ابتداء سے ہی پاکستان میں لبرل اور اسلامی طبقہ بر سرپیکار ہیں۔ اسلامی طبقہ جو اکثریت میں رہا ہے، چاہتا ہے کہ اسلامی قوانین کا نفاذ ملک میں ہو اور اسلامی نظام کی راہ ہموار ہو۔ لبرل طبقہ اس کے برعکس لبرل قوانین چاہتا ہے اور اسلامی نظام کو اپنے گلے کا پھندہ اور اپنی شناخت کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ دنیا میں جمہوریت، لبرلزم اور سیکولرزم کے وسیع فروغ کے باعث عالمی سطح پر لبرل طبقے کو کافی مدد ملتی ہے۔ اس کی ایک عملی مثال دسمبر 2021 کا واقعہ ہے جب اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یو این ڈی پی (United Nations Development Programme) نے سندھ میں 400 خواتین کو "حق آزادی نقل و حرکت" کے عنوان کے تحت موٹر سائیکل چلانے کی تربیت دی۔ ظاہر ہے خواتین کو اس طرح گھروں سے باہر نکالنا اور موٹر سائیکل چلانے کی حوصلہ افزائی کرنا اسلامی اقدار عفت و حیاء کے لحاظ سے کوئی مستحسن کام نہیں تھا۔ یہ خاص اقدام مغرب کے مخصوص طرز کے نظریہ مساوات مرد و زن کو فروغ دینے کے لیے تھا۔ لبرلزم کی عالمی پشت پناہی کی دوسری مثال فریڈرک نومن فاونڈیشن فار فریڈم (**Friedrich Naumann Foundation for freedom**) نامی ایک جرمن ادارہ ہے جو 1986م سے مارچ 2025م تک پاکستان میں اپنا دفتر قائم کرکے لادینی آزادی کو فروغ دینے کے لیے کوشاں رہا[8]۔ ہم جنس پرستی کو فروغ دینا مغرب کو اس قدر عزیز ہے کہ اس کام کے لیے وہ ممالک اپنے سفارت خانوں کو باقاعدہ استعمال کرتے ہیں۔ امریکی سفارت خانے نے 2011م میں اور جرمن سفارت خانے نے 2021م میں ایل جی بی ٹی کے فروغ کے لیے پاکستان میں باقاعدہ پروگرام منعقد کیے۔

چنانچہ لبرل طبقہ عالمی رواج (Trending) کا سہارا لے کر اسلامی قوانین کو چیلنج کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ کبھی خواتین کے حقوق کے نام پر اسلامی قوانین کو ظالمانہ ثابت کرنے کی بھونڈی سازشیں کی جاتی ہیں۔ اور کبھی تعدد ازواج کو خواتین پر ظلم کی صورت میں پیش کر کے قانون سازی کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی مذہبی اقلیات کے دروازے سے آ کر اسلامی طبقے پر حملہ آور ہوتے ہیں اور کبھی ٹیکنالوجی کا دلکش عنوان لے کر۔ کبھی مخنث جیسے معاشرتی طور پر ٹھکرائے ہوئے طبقے کا سہارا لے کر مغربی نظریات کے فروغ کا بہانہ تلاش کرتے ہیں۔

اس خاص معاملے میں بھی لبرل طبقے نے مغربی طور پر مقبول و رائج اصطلاح ماورائے صنف (ٹرانس جینڈر) اور ملکی طور پر معروف طبقہ مخنث کو خلط ملط کر کے ایک قانون پیش کیا جس سے مغربی نظریات کو فروغ مل رہا تھا، اور ساتھ میں معاشرتی طور پر ایک محروم طبقے کی دادرسی کا حسین پردہ بھی تھا۔ ملکی طور پر تاثر یہ دیا گیا کہ یہ قانون مخنثوں (خواجہ سراؤں) کے حق میں عظیم خدمت ہے جس سے انہیں باقاعدہ شناخت ملے گی اور معاشرتی طور پر باعزت مقام ملے گا۔ مگر عنوان ٹرانس جینڈر کا رکھا جو مغربی اعلامیے کی نمائندگی کرتا ہے، اور شقوں میں بھی صنف و جنس کی وہ تفریق بیان کر دی جو جدید مغربی جنسی آوارگی کا خاصہ ہیں۔

3۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ کی قانونی تعریف اور اہم دفعات

اس بل کو یہ عنوان دیا گیا ہے: ٹرانس جینڈر پرسنز پروٹیکشن آف رائٹس ۲۰۱۸۔ یہ بل پہلی بار سینٹ میں پیش کیا گیا اور سینٹ میں جن حضرات نے پیش کیا ان کے نام لینا اور تفصیل بیان کرنا بھی ضروری ہے۔ یہ بل سینیٹ سے ۷ مارچ ۲۰۱۸ کو منظور ہوا ہے۔ اس سے پہلے ۲۱ اگست ۲۰۱۷ کو پیش کیا گیا ہے۔ اسے پیش کرنے والی چار خواتین سینیٹرز ہیں۔ جن کے نام سینیٹر روبینہ خالد پاکستان پیپلز پارٹی، سینیٹر روبینہ عرفان پاکستان مسلم لیگ ق، سینیٹر صائمہ سعید پاکستان تحریک انصاف اور سینیٹر کلثوم پروین پاکستان مسلم لیگ ن ہیں۔ وہاں سے منظور ہونے کے بعد یہ قومی اسمبلی میں ۸ مئی ۲۰۱۸ کو منظور ہوا۔ دلچسپ چیز یہ ہے کہ یہ بل ۲۰۲۱ء میں شریعت کورٹ میں چیلنج بھی کیا جا چکا ہے۔

یہ بل مجموعی طور پر سات ابواب ۲۱ دفعات پر مشتمل ہے۔

پہلا باب "تعارف" کے عنوان سے معنون ہے۔ اس میں مختصر عنوان اور تعریفات مذکور ہیں۔ ایکٹ کا نام "ٹرانس جینڈ راشخاص (حقوق کے تحفظ کے ایکٹ)، 2018" رکھا گیا ہے[9]۔ تعریفات میں سے مندرجہ ذیل تین تعریفات ہمارے مضمون کے لحاظ سے اہم ہیں:

(e) اظہار صنف (Gender expression) سے مراد کسی شخص کا اپنی صنفی شناخت اور اس صنفی شناخت کا اظہار ہے جو دوسرے اس کے بارے میں محسوس کرتے ہیں۔

(f) صنفی شناخت (Gender identity) سے مراد کسی شخص کا اپنے بارے میں مرد ہونے یا عورت ہونے یا دونوں کا مجموعہ ہونے یا دونوں نہ ہونے کا انتہائی اندرونی اور انفرادی احساس ہے جو کہ اس شخص کی پیدائش پر اسے مہیا کردہ جنس کے موافق ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔

(n) ٹرانس جینڈر (ماورائے صنف) شخص وہ شخص ہے جو کہ:

(i) بین صنفی (Intersex) (خسرا، ہجڑا) جو کہ مرد اور عورت کی جنسی علامات کا مرکب ہو، یا پیدائشی ابہامات کا حامل ہو۔

(ii) خواجہ سرا (Eunuch) جسے پیدائش پر مردانہ جنس تفویض کی گئی ہو، لیکن پھر اس کا جنسی عضو کاٹ لیا گیا ہو، یا اسے نامرد بنادیا گیا ہو۔

(iii) وہ ماورائے صنف مرد، ماورائے صنف عورت، خواجہ سرا یا کوئی بھی شخص جس کی صنفی شناخت اظہار صنف اس جنس پر مبنی سماجی اقدار اور ثقافتی توقعات سے مختلف ہو جو اسے پیدائش کے وقت تفویض کی گئی تھی۔

باب دوم "ٹرانس جینڈر شخص کی شناخت کی پہچان" کے نام سے موسوم ہے۔[10]۔ اس میں ٹرانس جینڈر شخص کو یہ حق دیا گیا ہے کہ اس کیلئے اس کے ذاتی احساسات پر مبنی صنفی شناخت کو اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق تسلیم کیا جائے، اور اس خاص صنفی شناخت کو تمام سرکاری اداروں میں درج کیا جائے۔ نیز اٹھارہ سال کی عمر کے بعد ٹرانس جینڈر بننے والے شخص کو یہ حق دیا گیا ہے کہ تمام سرکاری ادارے اس کی نئی صنفی شناخت کے مطابق اپنے ریکارڈ میں اس کی صنف تبدیل کریں۔

باب سوم "مخصوص افعال سے ممانعت" کے نام سے موسوم ہے۔[11] ان افعال میں امتیازی سلوک سے ممانعت اور ہراسگی سے ممانعت شامل ہیں۔ امتیازی افعال میں تعلیمی اداروں، ملازمت و تجارتو پیشہ، اور طبی خدمات سے انکار، معطلی یا غیر منصفانہ سلوک سے منع کیا گیا ہے۔

باب چہارم "حکومت کی ذمہ داریاں" کے عنوان سے معنون ہے۔[12]۔ اس باب میں کہا گیا ہے کہ حکومت ٹرانس جینڈر اشخاص کی معاشرے میں بھرپور اور مؤثر وابستگی و شمولیت کیلئے (a) ٹرانس جینڈر اشخاص کیلئے طبی سہولیات، نفسیاتی دیکھ بھال، رہنمائی، اور تعلیم بالغاں مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ ٹرانس جینڈر اشخاص کے بچاؤ، حفاظت اور بحالی کیلئے حفاظتی مراکز اور محفوظ گھرانے قائم کرے؛

(b) کسی قسم کے جرم یا جرائم میں مبتلا ٹرانس جینڈر اشخاص کیلئے علیحدہ قید خانے، جیلیں، سیل وغیرہ قائم کرے؛

باب پنجم کا عنوان ہے: **"ٹرانس جینڈر اشخاص کے حقوق کا تحفظ"**[13]۔ اس میں کل دس حقوق مذکور ہیں۔ (1) میراث کا حق۔ اس حق میں صحت مند ٹرانس جینڈر کو میراث اس کے احساس کے مطابق ملے گی جس کا اظہار انہوں نے نادرا میں جا کر اپنے شناختی کارڈ کے لیے کیا ہو گا۔ یعنی ٹرانس جینڈر عورت کو عورت کا حصہ اور مرد کو مرد کا حصہ۔ البتہ مخنث (انٹر سیکس) کی میراث اٹھارہ سال سے کم عمر میں طبی تشخیص کے مطابق ملے گی۔ اٹھارہ سال کے بعد اس کے احساس کو بنیاد بنایا جائے گا۔ یعنی مخنث خود کو مرد کہے تو مرد کے حصے کا مستحق ہو گا اور اگر عورت کہے تو عورت کے حصے کا۔ البتہ جو مخنث خود کو مرد یا عورت میں سے کچھ بھی نہ سمجھتا ہو اسے مرد اور عورت کے حصہ کا تناسب اوسط ملے گا۔ (2) تعلیم کا حق، (3) ملازمت کا حق، (4) ووٹ کا حق، (5) حکومتی عہدہ رکھنے کا حق، (6) صحت کا حق، (7) اجتماع کا حق، (8) عوامی مقامات تک رسائی کا حق، (9) جائیداد کا حق، (10) بنیادی حقوق کی ضمانت۔ نیز اس باب میں ٹرانس جینڈر کو بھیک منگوانے والے کے لیے چھ ماہ قید یا/ اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا مقرر کی گئی ہے۔

باب ششم کا عنوان ہے: **"نفاذ کا طریق کار"**[14]۔

باب ہفتم "متفرقات" کے لیے مختص ہے۔ اس میں ایکٹ کی کسی دوسرے قانون پر فوقیت سے متعلق بیان ہے۔ اور اس ایکٹ کے نفاذ کے لیے مزید قوانین بنانے کی اجازت دی گئی ہے۔

4۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ میں اسلامی قوانین سے انحراف کے مظاہر

اس ایکٹ میں ایک سے زاید شقیں اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں۔

4.1۔ مستقل تیسری صنف کا اقرار کرنا

اسلام میں صرف دو اصناف کا تصور ہے، جو کہ حیاتیاتی جنس کے مترادف ہیں۔ قرآن پاک کی کئی آیات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں:

- وَهُوَ ٱلَّذِي خَلَقَ مِنَ ٱلْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُۥ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا [الفرقان: 54]
- وَهُوَ ٱلَّذِي مَدَّ ٱلْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَٰسِيَ وَأَنْهَٰرًا ۖ وَمِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ ٱثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي ٱلَّيْلَ ٱلنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ [الرعد: 3]
- وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ [الذاريات: 49]

- فَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِ أَنِ ٱصْنَعِ ٱلْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ ٱلتَّنُّورُ فَٱسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ ٱثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ ٱلْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَٰطِبْنِى فِى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ ۖ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ [المؤمنون: 27]
- حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ ٱلتَّنُّورُ قُلْنَا ٱحْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ ٱثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ ٱلْقَوْلُ وَمَنْ ءَامَنَ ۚ وَمَآ ءَامَنَ مَعَهُۥٓ إِلَّا قَلِيلٌ [هود: 40]
- وَأَنَّهُۥ خَلَقَ ٱلزَّوْجَيْنِ ٱلذَّكَرَ وَٱلْأُنثَىٰ [النجم: 45]
- فَجَعَلَ مِنْهُ ٱلزَّوْجَيْنِ ٱلذَّكَرَ وَٱلْأُنثَىٰٓ [القيامة: 39]

ایک مستقل تیسری صنف کا اقرار کر کے اس ایکٹ میں قرآن پاک کے احکام کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔

4.2۔ احساس کی بناء پر تبدیلی صنف کا اعتبار کر لینا

قرآن پاک کی مذکورہ آیات سے پتہ چلتا ہے کہ صنف کی تخلیق اللہ تعالی خود فرماتا ہے۔ جبکہ ٹرانس جینڈر ایکٹ میں تغییر صنف کا اختیار بندوں کو محض اس لیے سونپ دیا گیا ہے کہ ان کا احساس ان کی حیاتیاتی جنس سے مطابقت نہیں رکھتا۔ یہ عمل تغییر خلق اللہ کے زمرے میں آتا ہے جس کی مذمت قرآن کریم میں وارد ہے۔

4.3۔ احکام میراث کی صریح مخالفت

ایکٹ میں صراحتاً کہا گیا ہے کہ ٹرانس جینڈر مرد (جو محض احساس کی بناء پر بن سکتا ہے، اگرچہ حقیقتاً عورت ہو) کو مرد کا حصہ ملے گا۔ اس میں بھی احکام الٰہی کو بدلنے اور کھیل بنانے کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

4.4۔ احکام پردہ کی ممکنہ پامالی

پانچویں باب میں حقوق کے بیان میں کہا گیا ہے کہ ٹرانس جینڈر کو عوامی مقامات تک بلا تفریق رسائی ہو گی۔ اب یہ بات مطلقاً کی گئی ہے جس کی عملی صورت بظاہر یہ ہو گی کہ ٹرانس جینڈر مرد کو مردوں کی تفریح گاہ اور عوامی بیت الخلاء وغیرہ تک رسائی ہو گی (اگرچہ وہ ٹرانس جینڈر جنسی طور پر عورت ہو)۔ اب وہ تمام مسلمان مرد جو عورتوں کے ساتھ ممنوعہ اختلاط سے بچنا چاہتے ہیں، مجبور ہوں گے کہ ایک عورت کا ساتھ قبول کریں (جو صرف ٹرانس جینڈر کا لیبل لگا کر قانونی حق حاصل کر چکی ہے)۔

5۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ کے ممکنہ منفی اثرات

5.1 اخلاقی اور سماجی انحطاط

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ افراد، قانون اور نظریہ؛ ہر اعتبار سے پاکستان اسلامی شناخت رکھتا ہے۔ یہاں مسلمان تقریباً چھیانوے (96) فیصد اکثریت میں آباد ہیں۔ پاکستان کا اخلاقی نظام بھی اسلامی اخلاقیات پر

مبنی ہے۔ بہت سے لوگ اسلام کے مطابق زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ ایسے میں اس طرح کے قوانین نافذ کرنا جو شرم وحیاء کے خلاف ہوں، ملک کے شہریوں کے خلاف ہو گا۔ خصوصاً ٹرانس جینڈر قانون جو مرد و عورت کی تمیز ختم کر کے بے پردگی اور جنسی بے راہ روی کو فروغ دے، وہ سخت نقصان دہ ہو گا۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ کے پہلے باب میں تعریفات کے عنوان کے تحت کم از کم تین باتیں اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں اور معاشرے کے لیے اخلاقی طور پر شدید مضر ہیں۔ پہلی اور دوسری غلط بات "اظہار صنف" اور "صنفی شناخت" کے عنوان کے تحت کی گئی ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو:

"(e) اظہار صنف (Gender expression) سے مراد کسی شخص کا اپنی صنفی شناخت اور اس صنفی شناخت کا اظہار ہے جو دوسرے اس کے بارے میں محسوس کرتے ہیں۔

(f) صنفی شناخت (Gender identity) سے مراد کسی شخص کا اپنے بارے میں مرد ہونے یا عورت ہونے یا دونوں کا مجموعہ ہونے یا دونوں نہ ہونے کا انتہائی اندرونی اور انفرادی احساس ہے جو کہ اس شخص کی پیدائش پر اسے مہیا کردہ جنس کے موافق ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی[15]۔"

اس عبارت میں صنف کو جنس سے مستقل، محض احساس کی بناء پر متعین کی جانے والی چیز قرار دے دیا گیا ہے، جو کہ اسلامی تعلیمات کے بالکل منافی ہے۔ یہ عمل مغرب کی نقالی میں کیا گیا ہے۔ اس کا اخلاقی تنزلی میں کردار اس طرح ہو گا کہ مرد و عورت کے درمیان جو واضح امتیاز ٹھوس حیاتیاتی بنیادوں پر قائم ہے، وہ دھندلا ہو جائے گا۔ اسلامی تعلیمات کے خلاف مرد خود کو عورت کہلوا سکے گا، اور عورت خود کو مرد کہلوانے کا قانونی حق رکھے گی۔ اس طرح تغییر خلق اللہ کا دروازہ کھلے گا، اور انسانوں کی کھلے بازار جنس تبدیل ہونے لگے گی اور اسلام میں خاندانی نظام کے عظیم مقاصد بالکل معطل ہو کر رہ جائیں گے۔ جو عورت خود کو مرد کہلاتی ہے، اب وہ شادی کیسے کرے گی اور کس کے ساتھ کرے گی؟؟ اگر وہ مرد سے شادی کرے (جو اس کی حیاتیاتی جنس کے حساب سے اس کی مخالف جنس سے ہے) تو وہ اپنی قانونی صنف کے حساب سے ہم جنس پرست کہلائے گی۔ اس طرح بلا وجہ ہم جنس پرستی جیسی سنگین برائی جسے مذہب اور انسانی فطرت برا جانتے ہیں، بے تحاشا پھیلے گی۔ مطلب یہ کہ محض صنف کو احساس کے ساتھ جوڑ دینا ہی لازمی طور پر ہم جنس پرستی کے دروازہ چوپٹ کھول دیتا ہے۔

پھر اگر حیاتیاتی عورت خود کو مرد کہلوا کر اپنی ظاہری ساخت میں تبدیلی بھی کروائے تو وہ افزائش نسل (جو کہ اسلامی خاندانی نظام کا عظیم مقصد ہے) کے اعتبار سے بالکل معطل اور بے کار ہو جائے گی۔ اب نہ وہ عورت کے طور پر افزائش نسل میں حصہ لے سکتی ہے، کیونکہ وہ اپنے ہارمونز کے توازن کو مردوں کے معیار پر لے آئی

ہے۔ اور نہ ہی وہ مرد کے طور پر (اگرچہ یہ پیدائشی جنس کے حساب سے ہم جنس پرستی ہی کیوں نہ ہو) افزائش نسل میں کار آمد ہو سکتی ہے، کیونکہ موجودہ طبی سائنس ابھی اس درجے تک نہیں پہنچی[16]۔ اسی طرح حیاتیاتی مرد جو ٹرانس طور پر عورت بنا ہے، وہ بھی اگر سرجری کروالے تو افزائش نسل میں حصہ نہیں لے سکتا[17]،[18]۔ خلاصہ یہ کہ صنف کو احساس کے ساتھ جوڑ کر ماورائے صنف کا دروازہ کھولنا اسلامی اخلاقیات کی ایک اہم بنیاد "خاندانی نظام" کو تباہ کر دے گا۔ اسلام میں خاندانی نظام کو معاشرے کی بنیاد سمجھا جاتا ہے، جو مرد اور عورت کے درمیان نکاح کے ذریعے قائم ہوتا ہے۔ اس نظام کا مقصد نسل انسانی کی بقاء، اخلاقیات کا تحفظ اور ایک پرامن معاشرتی ڈھانچے کی تشکیل ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے، خاندان کی تعریف ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان جائز تعلق (نکاح) سے کی جاتی ہے، جس کے نتیجے میں اولاد پیدا ہوتی ہے۔ یہ ماڈل نہ صرف ایک قانونی اور معاشرتی اکائی ہے بلکہ روحانی، جذباتی اور مالی استحکام کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ قرآن اور احادیث میں اس رشتے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، اور اسے اللہ کی نشانیوں میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔

تیسری غلط بات ٹرانس جینڈر کی تعریف میں کی گئی ہے جس سے پیدائشی جنس کو تبدیل کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو:

"(n) ٹرانس جینڈر (ماورائے صنف) شخص وہ شخص ہے جو کہ:

(i) بین صنفی (Intersex) (ہجڑا) جو کہ مرد اور عورت کی جنسی علامات کا مرکب ہو، یا پیدائشی ابہامات کا حامل ہو۔

(ii) خواجہ سرا (Eunuch) جسے پیدائش پر مردانہ جنس تفویض کی گئی ہو، لیکن پھر اس کا جنسی عضو کاٹ لیا گیا ہو، یا اسے نامرد بنا دیا گیا ہو۔

(iii) وہ ماورائے صنف مرد، ماورائے صنف عورت، خواجہ سرا یا کوئی بھی شخص جس کی صنفی شناخت، اظہار صنف اس جنس پر مبنی سماجی اقدار اور ثقافتی توقعات سے مختلف ہو جو اسے پیدائش کے وقت تفویض کی گئی تھی[19]"۔

اس میں صنفی شناخت اور صنفی اظہار کی ایسی آزادی دی گئی ہے جو معاشرتی توقعات کے مخالف ہو۔ یعنی معاشرے کی مسلمہ اخلاقی اقدار کو کوئی شخص صرف یہ کہہ کر پیروں تلے روند سکتا ہے کہ اُس کا احساس اس سے مختلف ہے۔ ایک لڑکا محض اپنے احساس کی بناء پر خود کو لڑکی کہلوا سکتا ہے، جس کے بعد وہ لڑکیوں کے سکول میں، عوامی مقامات میں لڑکیوں کے باتھ روموں میں، اور تفریح گاہوں میں خواتین کے لیے مخصوص باپردہ احاطے میں جانے کا قانونی طور پر حق دار ہو جائے گا۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس عمل سے کتنی خواتین خود کو غیر محفوظ محسوس کریں گی اور کتنی پردہ دار خواتین نفسیاتی کرب میں مبتلا ہوں گی اور کے احساسات مجروح ہوں گے!

ٹرانس جینڈر کی تعریف میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ اس میں تیسری جنس کی قباحت کو خواہ مخواہ اپنے سر لیا گیا ہے۔ ٹرانس جینڈر کی دوسری صورت میں اس شخص کو شمار کیا گیا ہے جو پیدائشی طور پر مرد تھا۔ مگر ظلماً اسکا عضو تناسل کاٹ کر اسے خواجہ سرا (مجبوب) (Eunuch) بنا دیا گیا ہے۔ ایسے شخص کو مردوں میں شمار کرنے میں کیا منطقی مشکل درپیش تھی کہ اسے تیسری جنس میں ڈال دیا گیا؟ ایسا محض مغربی اعلامیے کو فروغ دینے کے لیے کیا گیا ہے۔ اس کا آسان حل یہ تھا کہ ایسے شخص کو مردوں میں شمار کیا جاتا اور اسے مردوں والے تمام حقوق دیے جاتے۔ نیز ٹرانس جینڈر ایکٹ (جو کہ ہمدردانہ لب ولہجہ رکھتا ہے) کے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ایسے شخص (خواجہ سرا) کو معذوری کی بنا پر کوئی اضافی سہولت یا مراعات بھی دینی چاہیے تھی۔ کیونکہ ایسا شخص عموماً نکاح کر کے اپنا خاندان نہیں بنا سکتا، اس لیے ایسے لوگوں کے لیے بڑھاپے میں رہائش، خدمت اور سہارا فراہم کرنے والے کیئر سینٹرز قائم کیے جاتے۔ اس سے بھی بڑھ کر خواجہ سرا طبقے پر ظلم کے حوالے سے یہ بل خاموش ہے۔ جیسا کہ تعریف میں اشارہ ہے، ان لوگوں کا عضو ظلماً کاٹ دیا گیا۔ مگر اس پورے ایکٹ میں ان ظالموں کے لیے کوئی سزا متعین نہیں کی گئی جو صحت مند لڑکوں کے اعضاء تناسل کاٹ کر ان کو معذور (خواجہ سرا) بناتے ہیں۔ یہاں خواجہ سرا کو معذور ہم نے اس لیے کہا کہ ٹھیٹھ لبرل نظریے کے مطابق بھی ایسا شخص جنسی طور پر نامکمل سمجھا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ جگ ہنسائی کی بات یہ ہے کہ ایکٹ کے انداز کرم کو اگر وسعت دی جائے تو جنسی طور پر دیگر معذوریوں والے افراد کو بھی تیسری جنس میں ڈال دیا جائے گا۔ اگر صرف ایک عضو کا کٹ جانا انسان کو اس کی جنس سے نکال سکتا ہے تو اس عضو کا بے کار یا معطل ہونا کیوں نہیں؟ پھر تو ایسے مرد جو باپ بننے کے قابل نہیں، اور ایسی عورتیں جو ماں بننے کے قابل نہیں؛ انہیں بھی تیسری جنس میں ڈال دینا چاہیے۔

خلاصہ یہ کہ یہ ایکٹ کسی بھی طرح معقولیت پر پورا نہیں اترتا۔ اس ایکٹ کی معقولیت پر دو مزید اعتراضات ٹرانس جینڈر کی تعریف کی پہلی شق کو لے کر اٹھتے ہیں۔ پہلا اعتراض یہ ہے کہ شرعاً مخنث (بین صنفی) کوئی تیسری جنس نہیں ہے۔ مخنث بس ایک خلقی نقص ہے جس کی وجہ سے جنس مشتبہ ہو جاتی ہے[20]، [21]، [22]، [23]۔ اور اس اشتباہ کو دور کرنے کے ذرائع موجودہ دور میں پہلے سے کئی گنا زیادہ ہیں[24]، [25]۔ پھر اسے الگ جنس کیوں ٹھہرایا گیا؟ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جدید مغربی نظریات کے اعتبار سے بھی انٹر سکس کو ٹرانس جینڈر کہنا غلط ہے۔ پہلے باب میں سوجیسک کے عنوان کے تحت ہم بیان کر چکے ہیں کہ انٹر سیکس اور ٹرانس جینڈر دو الگ الگ اصطلاحات ہیں جو جنسی تنوع کے ضمن میں بیان کی جاتی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ مغربی اعلامیے کو خفیہ طور

پر فروغ دینے کے لیے خواجہ سراوں کے حقوق کی چادر اوڑھ کر جلدی میں اس قانون کی ڈرافٹنگ کی گئی جس سے اس قانون میں اس طرح کی فحش غلطیاں سرزد ہوئیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ اخلاقی اور سماجی طور پر ٹرانس جینڈر ایکٹ کے مندرجہ ذیل منفی اثرات مرتب ہوں گے:

- ہم جنس پرستی کو فروغ ملے گا۔
- خاندانی نظام تباہ ہو جائے گا اور خاندانی نظام کے مقاصد معطل ہو جائیں گے۔
- بے پردگی اور جنسی بے راہ روی کی ایسی پیچیدہ صورتحال پیدا ہو جائے گی، جس سے بچنا بہت دشوار ہو گا۔
- فطرت انسانی مسخ ہو کر انسانیت رسوا ہو گی۔

5.2 نئی نسل کی فکری اور نظریاتی گمراہی

نئی نسل میں ایل جی بی ٹی کیو + کے حوالے سے فکری گمراہیاں مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر پیدا ہو سکتی ہیں:

- **میڈیا اور انٹرنیٹ کا کردار:** سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر ایل جی بی ٹی کیو + کو ایک نارمل اور فیشن ایبل لائف اسٹائل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ نوجوان اس طرح کے مواد کو دیکھ کر یہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ ایک جدید اور ترقی یافتہ سوچ ہے۔ وہ اس کے اخلاقی اور مذہبی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔
- **تعلیم میں یکطرفہ نقطہ نظر:** کچھ تعلیمی اداروں میں اس موضوع کو صرف انسانی حقوق اور تنوع کے تناظر میں پڑھایا جاتا ہے، جبکہ اس کے مذہبی اور اخلاقی پہلوؤں پر کوئی بات نہیں کی جاتی۔ اس سے نوجوانوں میں یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ یہ ایک غیر متنازعہ اور قابل قبول حقیقت ہے۔
- **خاندانی اور سماجی دباؤ:** اگر خاندان اور معاشرہ اس موضوع پر کھل کر بات نہیں کرتے، تو نوجوانوں میں الجھن پیدا ہوتی ہے۔ وہ اپنے سوالات کے جوابات انٹرنیٹ یا دوستوں سے تلاش کرتے ہیں، جہاں انھیں اکثر گمراہ کن معلومات ملتی ہیں۔
- **اسلامی تعلیمات سے دوری:** بہت سے نوجوان اپنی دینی تعلیمات سے دور ہیں۔ انھیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسلام میں خاندان، شادی اور جنسی تعلقات کے بارے میں کیا احکامات ہیں۔ اس وجہ سے وہ مغربی نظریات سے آسانی سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

نوجوانوں میں مندرجہ ذیل فکری گمراہیاں عام ہو سکتی ہیں:

1. **"فطری پیدائش" کا غلط تصور:** کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جنس پرستی ایک قدرتی چیز ہے اور انسان اسی طرح پیدا ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات اور طبی سائنس یہ بتاتی ہیں کہ ہم جنس پرستی ایک طرزِ عمل یا نفسیاتی حالت ہے، فطری رجحان نہیں۔

2. **"انسانی حقوق" کا غلط استعمال:** نوجوان یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جنس پرستی کو قبول کرنا ایک انسانی حق ہے۔ یہ تاثر یہ سوچ پیدا کرتا ہے کہ اس کو تسلیم نہ کرنا انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

3. **"جدیدیت" اور "آزادی" کا غلط تصور:** نوجوان یہ سمجھتے ہیں کہ ایل جی بی ٹی کیو + کے حق میں آواز اٹھانا جدید اور آزاد خیال ہونے کی علامت ہے۔ یہ سوچ انھیں اسلامی اور مشرقی اقدار سے دور کر دیتی ہے۔

4. **صنفی شناخت کا مسئلہ:** ایل جی بی ٹی کیو + میں "ٹرانس جینڈر" اور "نان بائنری" جیسی اصطلاحات بھی شامل ہیں۔ نوجوان اپنی صنفی شناخت کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہو سکتے ہیں۔ وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ان کی فطری شناخت بدل سکتی ہے، جو اسلامی نظریے کے بالکل برعکس ہے۔

6۔ سفارشات اور حل

نئی نسل کو اس فکری گمراہی سے بچانے کے لیے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں:

5.1 اسلامی تعلیمات کی صحیح ترویج: نوجوانوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں خاندانی نظام، شادی اور اخلاقیات کی تعلیم دی جائے۔ مندرجہ ذیل اسلامی اقدار کو فروغ دیا جائے:

ارشاد نبوی ہے: فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ [26]۔

ترجمہ: - حیا ایمان کا جزو ہے۔

ارشاد نبوی ہے: الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ [27]

ترجمہ: حیا خیر ہی کی موجب ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ [28]، [29]

ترجمہ: شرم و حیا باقی نہ رہے تو جو جی میں آئے کرو۔

ایک دفعہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ [30].

ترجمہ: - شرم و حیا جزو ایمان ہے، اور ایمان باعث دخول جنت ہے، اور بے حیائی جفا ہے، اور جفا باعث دخول دوزخ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ:- ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ ذرا اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے ستر کو بچائے رکھیں ،اس میں ان کے لئے پاکیزگی ہے، اللہ تعالیٰ کو جو کچھ وہ کرتے ہیں اس کی خبر ہے۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ [31].

ترجمہ: میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر اور کوئی فتنہ مردوں کے لئے ضرر رساں نہیں چھوڑا۔

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ [32]،[33]

ترجمہ:- دنیا اور عورتوں سے ڈرو! کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا جو فتنہ پیدا ہوا تھا وہ عورتوں میں تھا۔

6.2 خاندان کا فعال کردار: والدین اپنے بچوں کے ساتھ اس موضوع پر کھل کر بات کریں اور ان کے سوالات کے جواب دیں۔

6.3 میڈیا اور انٹرنیٹ پر مثبت مواد کی دستیابی: ایسے مواد کی تیاری کی جائے جو اسلامی نقطہ نظر کو جدید اور قابل فہم انداز میں پیش کرے۔

6.4 نظریاتی مکالمہ: دانشوروں، علماء، اور ماہرین نفسیات کو مل کر اس موضوع پر علمی اور فکری مکالمے کا آغاز کرنا چاہیے۔ یہ ایک معاشرتی اور اخلاقی مسئلہ ہے جس کو صرف فکری بنیادوں پر ہی حل کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

[1]Abbie E. Goldberg, The Sage Encyclopedia of LGBTQ+ Studies, 2nd Edition, SAGE Publications California US, 2024, p122

[2] Abbie E. Goldberg, The Sage Encyclopedia of LGBTQ+ Studies, SAGE Publications, 2024, p156

[3] Abbie E. Goldberg, The Sage Encyclopedia of LGBTQ+ Studies, SAGE Publications, 2024, p124

[4] Abbie E. Goldberg, The Sage Encyclopedia of LGBTQ+ Studies, SAGE Publications, 2024, p126

[5] Peter Aggleton, Routledge Handbook of Sexuality, Gender, Health and Rights, Routledge London UK, 2023, p97

[6] Peter Aggleton, Routledge Handbook of Sexuality, Gender, Health and Rights, Routledge London UK, 2023, p113

[7] Peter Aggleton, Routledge Handbook of Sexuality, Gender, Health and Rights, Routledge London UK, 2023, p116

[8]NG, "Fredriech Nauman Foundation," Database, *Islamabad*, n.d., accessed January 9, 2025,

https://www.freiheit.org/pakistan#:~:text=How%20do%20we%20want%20to,to%20personal%20dignity%20and%20freedom.

[9] سید عزیز الرحمن، ماورائے صنف اشخاص (حقوق کے تحفظ) کا ایکٹ 2018، ایک جائزہ (زوار اکیڈمی پبلیشرز، 2022). 45،46

[10] سید عزیز الرحمن، ماورائے صنف اشخاص (حقوق کے تحفظ) کا ایکٹ 2018، ایک جائزہ، 47.

[11] سید عزیز الرحمن، ماورائے صنف اشخاص (حقوق کے تحفظ) کا ایکٹ 2018، ایک جائزہ، 48.

[12] سید عزیز الرحمن، ماورائے صنف اشخاص (حقوق کے تحفظ) کا ایکٹ 2018، ایک جائزہ، 49.

[13] سید عزیز الرحمن، ماورائے صنف اشخاص (حقوق کے تحفظ) کا ایکٹ 2018، ایک جائزہ، 50، 54.

[14] سید عزیز الرحمن، ماورائے صنف اشخاص (حقوق کے تحفظ) کا ایکٹ 2018، ایک جائزہ، 54.

[15] سید عزیز الرحمن، ماورائے صنف اشخاص (حقوق کے تحفظ) کا ایکٹ 2018، ایک جائزہ. ص4

[16] Edward Whelan, Gender Confirmation Surgery: A Guide for Trans and Non-Binary People, Jessica Kingsley Publishers UK, 2023, p58

[17] Edward Whelan, Gender Confirmation Surgery: A Guide for Trans and Non-Binary People, Jessica Kingsley Publishers UK, 2023, p127

[18] Megan Dennis, Transformed: A Comprehensive Guide to Modern Gender-Affirming Surgeries, Publisher: Lulu.com, 2023, ISBN: 131227008X, p49

[19] سید عزیز الرحمن، ماورائے صنف اشخاص (حقوق کے تحفظ) کا ایکٹ 2018، ایک جائزہ. ص5

[20] فخر الدین الرازی، مفاتیح الغیب) دار إحیاء التراث العربي- بیروت، 1420ھ. (n.d.، ج31، ص182

[21] ابو بکر الرازي الجصاص، احکام القرآن) دار إحیاء التراث العربي- بیروت، 1405ھ، ج5، ص298

[22] علاء الدین الکاساني الحنفي، بدائع الصنائع) مطبعة الجمالیة بمصر، 1328ھ، ج7، ص327

[24] موجودہ دور میں حیاتیاتی جنس کو صرف ظاہری جنسی اعضاء سے نہیں جانا جاتا۔ بلکہ ظاہری جنسی اعضاء سے بھی زیادہ اہم کروموسوم (chromosomes) اور ان سے بھی اہم کروموسوم کا جین (genes) ہے۔ وائے کروموسوم کا پایا جانا مرد ہونے کا معیار ہے اور نہ پایا جانا عورت ہونے کا۔ اس معیار سے ایکس زیرو (ٹرنر سنڈروم X0 Turner Syndrome) اور ایکس ایکس وائے (کلائن فلٹر سنڈروم XXY Klinefelter Syndrome) والے مخنث (intersex) کی جنس کی تعیین واضح ہو جاتی ہے کہ اول عورت اور ثانی مرد ہے (ص277)۔ پھر اگر کروموسوم میں اشتباہ ہو تو ایس آر وائے جین (SRY gene) کا پایا جانا مرد ہونے کا اور نہ پایا جانا عورت ہونے کا معیار بنے گا۔ اس معیار سے ایکس زیرو اور ایکس ایکس وائے مخنث کی مخصوص اقسام کی تعیین کی جا سکتی ہے۔ ایکس ایکس والی بانجھ ظاہری لڑکی (مخنث) جس میں ایس آر وائے جین آ گیا ہے وہ لڑکا ہو گی۔ اور ایکس وائے والا بانجھ ظاہری لڑکا (مخنث) جس میں ایس آر وائے جین موجود نہیں، وہ حقیقت میں لڑکی ہو گی (ص279 تا 281)۔ باقی بہت سی خنثی کی ایسی صورتیں جن میں ظاہری جنسی اعضاء یا ثانوی جنسی علامات مشتبہ ہوتے ہیں، وہ ہارمون یا ہارمون کو وصول کرنے والے

عوامل (receptors) کی خرابی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ان میں جنس کا فیصلہ کروموسوم اور جین کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے (ص 284)۔ (Julia E. Richard, The Human Genome: A User's guide

25 Julia E. Richard &R. Scott Hawley, The Human Genome: A User's guide, Elsevier New York US, 3rd edition 2011, p276-286

26 محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، دار ابن کثیر، دمشق، ط1993م، ج1، ص17

27 محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، دار ابن کثیر، دمشق، ط1993م، ج5، ص2267، حدیث5766

28 محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، دار ابن کثیر، دمشق، ط1993م، ج3، ص1284، حدیث3296

29 أبو داود سليمان بن الأشعث الأزدي, *سنن ابی داود*) دار الرسالة العالميه، ط2009 م.(n.d. ,

30 محمد ابن ابی شیبۃ الکوفی ت235ھ، المصنف، دار کنوز اشبیلیا للنشر والتوزیع، الریاض۔السعودیۃ، ط2015م، ج14، ص132

31 احمد بن شعیب النسائی ت303ھ، السنن الکبری، موسسۃ الرسالۃ بیروت، ط2001م، ج8، ص255

32 احمد بن حنبل ت241ھ، المسند، موسسۃ الرسالۃ، ط2001م، ج17، ص261

33 أبو الحسین مسلم بن الحجاج القشیري النیسابوري، صحیح مسلم، دار الطباعۃ العامرۃ۔ترکیا، ط1334ھ، ج8، ص89

مصادر و مراجع

1. أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري، صحيح مسلم، دار الطباعة العامرة–ترکیا، ط1334ھ
2. أبو داود سليمان بن الأشعث الأزدي. سنن ابی داود. دار الرسالۃ العالمیہ، ط2009م
3. احمد بن حنبل ت 241ھ، المسند، موسسۃ الرسالۃ، ط2001م
4. احمد بن شعیب النسائی ت 303ھ، السنن الکبری، موسسۃ الرسالۃ بیروت، ط2001م
5. البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار ابن کثیر، دمشق، ط1993م
6. الجصاص, ابو بکر الرازي. احکام القرآن. دار إحياء التراث العربي- بیروت، 1405ھ
7. الرازی, فخر الدین. مفاتیح الغیب. دار إحياء التراث العربي- بیروت, 1420ھ
8. سید عزیز الرحمن. ماورائے صنف اشخاص (حقوق کے تحفظ) کا ایکٹ 2018، ایک جائزہ. زوار اکیڈمی پبلیشرز, 2022ھ
9. علاء الدين الكاساني الحنفي. بدائع الصنائع. مطبعة الجمالية بمصر، 1328ھ
10. محمد ابن ابی شیبۃ الکوفی ت 235ھ، المصنف، دار کنوز إشبیلیا للنشر والتوزیع، الریاض–السعودیۃ، ط2015م
11. Abbie E. Goldberg, The Sage Encyclopedia of LGBTQ+ Studies, 2nd Edition, SAGE Publications California US, 2024
12. Edward Whelan, Gender Confirmation Surgery: A Guide for Trans and Non-Binary People, Jessica Kingsley Publishers UK, 2023
13. Julia E. Richard &R. Scott Hawley, The Human Genome: A User's guide, Elsevier New York US, 3rd edition 2011
14. Megan Dennis, Transformed: A Comprehensive Guide to Modern Gender-Affirming Surgeries, Publisher: Lulu.com, 2023, ISBN: 131227008X
15. Peter Aggleton, Routledge Handbook of Sexuality, Gender, Health and Rights, Routledge London UK, 2023
16. https://www.freiheit.org/pakistan